東京外国語大学
40.8.30
図書館蔵書
76538

مصطفیٰ ما جاء الا رحمۃ للعالمین

الحمد للہ کہ ان ایام تقدس انضمام مین رسالہ فیض مقالہ مشعر حالات ولادت افضل الانبیا شافع
روز جزا حضرتنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الاتقیا وسلم سراپا خیر وبرکت
اسم با مسمیٰ

خدا کی رحمت

昭和49年度科学研究費購入図書
合同海外学術調査団 氏
東京外国語大学
176538
49.3.30
図書館蔵書

من تصنیف اشرف افضل الفضلا تاج الفقہا سراج الکملا جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول
فضیلت دستگاہ عارف باللہ مولنا مقتدانا حضرت شاہ سلامت اللہ طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

بمقام کانپور
مطبع منشی نولکشور مین باہتمام بھگوندیال صاحب چھپا

دو جزو ـ ۲ ورق

اطلاع- اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادے ہین انمین بعض کتب متفرقات دینیہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	نام کتاب
کتب متفرقات دینیہ اُردو	
احیاء القلوب- فی میلاد المحبوب- مولد شریف حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان اور دیگر حالات از ابتداء خلقت نور محمدی تا حال وفات سرور کائنات و بیان معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع اشعار نعتیہ فی الواقع میلاد مبارک کے بیان مین اس کتاب کے ساتھ دوسری کتاب کی ضرورت نہین ہے مصنفہ مولوی عبد الجلیل صاحب	**علامات القیامتہ**- از مولوی محمد خلیل الرحمان کاغذ سفید-
اعجاز یوسفی مجموعہ وظایف و تعویذات و اعمال و دعا وغیرہ مصنفہ حافظ محمد یوسف	**کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ**- از شیخ فتح علی کاغذ خاکی-
رشید المومنین- عربی و اردو رسالہ نایاب متضمن احوال دوزخ و قیامت از محمد سلطان- کاغذ سفید-	**فضائل الشہور والصیام**- سال کے ہر ماہ کے فضائل و عبادات بہ ثبوت احادیث و آیات-
گلزار نعت- از منشی رحمان علی مطبوعہ نظامی-	**شبیہ احمدی**- سراپاے رسول مقبول کا بیان از جمال الدین حسن خان-
محامد النبی- مولفہ مولوی حامد علی صاحب-	**مثنوی زائر**- دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو از نواب شیر علی خان-
	اظہار الحقیقت- جس مین سوال و جواب فرقہ وہابیہ کے مذکور ہین-
	دوازدہ مجلس- مسمے بہ ریاض الازہار از مولوی محمد قمر الدین گوپاموی-
	دہ مجلس منظوم- معرکہ کربلا-
	دہ مخزن- مصائب کربلا از حکیم نصیر اللہ خان صاحب-

بعون صناع مکین و مکان فضل و خلاق زمین و زمان تعالی شانہ

در مطبع منشی نولکشور واقع کانپور بطبع رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا کے مسلمانون کی خدمت مین عرض یہ ہے
کہ عمل مجلسون مولود شریف کا جس طرح سے مہینے ربیع الاول اور سوا اسکے اور مہینون مین
معمول ملک ہندمین ہے قدیم سے ثابت اور معمول دین کے عالمون اور بزرگون کا ہے
چنانچہ زیادہ چھہ سو برس سے زمانہ گذرتا ہے کہ کتابون معتبر سے رواج اس عمل خیر کا عرب عجم
روم شام مین پایا جاتا ہے اور بڑی سند یہ کہ مکے مدینے مین سب عالم فاضل خاص و عام
سیکڑون برس سے یہ عمل کرتے آتے ہین اور جس کام دین کو سیکڑون برس سے ہزارون
عالم اور اولیا خاص کر مکے مدینے کے بڑے بڑے عالم کرتے آئے ہون وہ کام بیشک
موجب ثواب اور خوشنودی خدا اور رسول کا ہے پھر ایسے کام کا انکار اور برا جاننا معاذ اللہ
بہت بڑی بات ہے حقتعالی مسلمانونکو بطفیل اپنے رسول کے اس انکار سے بچا دے اور
اثبات اس عمل شریف کا رسالہ اشباع الکلام مین جو اثبات مولد اور قیام مین لکھا گیا ہے
مذکور ہے جب اسقدر بیان ہو چکا اب حاضرین مجلس کو چاہیے کہ دل سے متوجہ ہو کر سنین
کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی نور میرا ہے اور مین پیدا ہوا خدا کے
نور سے ہون اور سب خلق پیدا میرے نور سے ہوئی کیفیت پیدا ہونے اس نور کی یون ہے کہ

جب خدا نے چاہا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کردن آپ اپنے نور کی طرف ملاحظہ فرما کے خطاب
کیا کہ ہو جا محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ نور مثل ستون پردہ عظمت تک بلند ہوا پھر جھکا اور
سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا خدا نے فرمایا اسی واسطے مین نے تجکو پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا
ابتدا پیدایش کی کرونگا تجھ سے اور انتہا انبیا کی کرونگا تجھپر بعد اسکے حقتعالے نے اس
نور سے چار حصے لیکر چار چیز کو پیدا کیا پہلے عرش دوسرے کرسی تیسرے لوح چوتھے قلم
پھر قلم کو حکم کیا کہ لکھ اے قلم قلم نے عرض کی کیا لکھون اے پروردگار میرے فرمایا کہ لکھ توحید میری
قلم نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ لوح پر لکھا پھر فرمایا لکھ سب چیزین قلم نے کہا کیونکر فرمایا
لکھ دستور العمل اور روزنامچہ امتون کا اس طرح سے کہ امت آدم کی جو کوئی کہا مانیگا
خدا کا داخل کریگا اسکو خدا بہشت مین اور جو کوئی نافرمانی کریگا خدا کی داخل کریگا
خدا اسکو دوزخ مین اسی طرح قلم نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی امت موسیٰ
اور عیسیٰ کی امت تک یہی حکم برابر لکھا جب نوبت امت بابرکت حضرت خاتم انبیا
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آئی قلم سابق دستور لکھنے لگا کہ امت محمد کی جو کوئی
فرمانبرداری کریگا خدا کی داخل کریگا خدا اسکو بہشت مین اور جو کوئی نافرمانی کریگا
خدا کی قلم نے اسقدر لکھکر چاہا کہ آگے لکھون جو سب انبیا کی امت کے حق مین لکھا ہے کہ داخل کریگا
خدا اسکو دوزخ مین ہنوز قلم نے یہ لکھا نہ تھا کہ خداوند کریم نے فرمایا ادب کر اے قلم
ادب کر اے قلم قلم یہ خطاب با عتاب سنکر شق ہوا اور لکھنے سے رکا اور ہزار برس تک
کانپا کیا پھر قلم مین دست قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا لکھ کہ یہ امت گنہگار ہے اور
پروردگار غفار ہے سبحان اللہ اس مقام سے مرتبہ حضرت خاتم انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کا
سمجھا چاہیے کہ جنکے طفیل سے انکی امت کے حق مین قبل پیدا کرنے عالم اور آدم کے
یون پرورش فرمائی مسلمانون کو لازم ہے کہ ایسے رسول مقبول کی محبت مین دل
اور جان سے مشغول رہین اور اسکے دائرہ اطاعت سے قدم باہر نہ رکھین اور جب انکا
نام زبان پر آوے یا کانون سے سنین درود اور سلام بھیجا کرین اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہ
روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ حقتعالی نے کئی ہزار برس پہلے پیدا کرنے خلق کے محمد صلے اللہ

علیہ وسلم کا نور پیدا کیا اور اُسی نور سے ارواح انبیا اولیا صدیقون شہیدون مومنون فرشتون عرش کرسی لوح قلم بہشت دوزخ آسمان زمین چاند سورج تارے دریا ہوا پہاڑ پیدا کیے پھر آسمان اور زمین کو پھیلایا اور ہر ایک کے سات سات طبقے بنائے اور ہر طبقے مین مسکن ایک جماعت کا مخلوقات سے مقرر کیا اور رات دن کا ظہور ہوا بعد اسکے جبرئیل کو حکم ہوا کہ ایک مشت خاک پاک سفید مقام قبر حضرت سے لائین اور اُس خاک کے ساتھ اُس نور کو ملائین جبرئیل نے موافق حکم رب العالمین اُس خاک کو لائے اور اُس نور کے ساتھ ملا کر آب تسنیم مین کہ نام ایک نہر بہشت کا ہے خمیر کیا اور مانند موتی روشن کے بنا کر نہرون بہشت مین غوطہ دیا اور آسمان زمین دریا پہاڑ سیر ظاہر کیا تا پہلے پیدا ہونے کے آپکو پہچانین میسرہ بن فجر سے روایت ہے کہ مین نے سوال کیا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کسوقت نبی تھے فرمایا کہ جسوقت خدا نے عرش عظیم بنایا اور زمین آسمان پھیلا اور عرش معلی کو اٹھانے والونکے دوش پر رکھا قلم قدرت سے ساق عرش پر لکھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خاتم النبیین اور تمام پیرا دروازون بہشت پتون درخت قبون خیمون پر بہشت کے نقش کیا اور آدم ابتک درمیان روح اور بدن کے تھے یعنی پیدا نہین ہوئے تھے پھر جب حقتعالی نے آدم کو پیدا کیا فرشتونکو حکم ہوا کہ محمد کے نور کو پیشانی آدم مین امانت رکھو اور فرمایا کہ اے آدم یہ نور تیرے فرزندون مین بہتر اور سب پیغمبرون کا سردار ہے اور وہ نور پیشانی آدم سے چمکتا تھا اور تمام اعضا سے بدن آدم مین اُس نور کی ایسی روشنی تھی کہ سارا بدن آدم کا نور کا پتلا بن گیا پھر حکم ہوا فرشتونکو کہ آدم کو سجدہ کرین معلوم ہوا کہ حقتعالی نے واسطے تعظیم نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آدم کو مسجود ملائک فرمایا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے کہ آدم نے خدا سے آرزو کی کہ میرے جنس سے میرا جوڑا پیدا کر کہ اُسکی مصاحبت سے تنہائی کی وحشت دور ہو فرشتون نے بحکم خدا جسوقت آدم سوتے تھے پہلو سے چپ انکا چاک کیا حقتعالی کی قدرت سے اُس پہلو سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی ایک لمحے مین قد وقامت اُسکا درست ہو گیا پھر اُس پہلو کو فرشتون نے اسطرح ملایا کہ آدم سوتے کے سوتے رہے انکو کچھ خبر نہوئی اور درد والم ہرگز محسوس

نہوا جب آدم سونے سے چونکے دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت انکی جنس سے پہلو مین بیٹھی ہے دیکھکر بہت خوش ہوئے پوچھا کہ تو کون ہے حقتعالی نے فرمایا کہ یہ میری لونڈی ہے نام اسکا حوا ہے اے آدم تیری دفع وحشت کے واسطے مین نے تیرا جوڑا پیدا کیا آدم نے چاہا کہ ہاتھ اُسکو لگائین حکم ہوا کہ اے آدم ہاتھ اِسکو نہ لگانا جبتک مہر ادا نکرو آدم نے عرض کی کہ مہر اِسکا کیا ہے خدا نے فرمایا کہ مہر اسکا یہ ہے کہ محمد کے اوپر دس بار درود بھیجو آدم نے کہا کہ محمد کون ہین فرمایا کہ خاتم پیغمبرون کے تیری اولاد سے اگر انکا پیدا کرنا مجھکو منظور نہوتا مین تجھکو اے آدم پیدا نکرتا تب آدم نے دس بار درود بھیجا یعنی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ دس بار کہا فرشتے شاہد اور گواہ ہوئے اور عقد نکاح آدم وحوا کا منعقد ہوا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ معلوم کیا چاہیے کہ جسوقت نور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم مین امانت رکھا واسطے تعظیم اور تکریم اُس نور مقدس کے آدم سے عہدنامہ لیا کہ بے طہارت یہ نور پاک نقل اور تحویل نہ کرے اور ارحام طیبہ طاہرہ مین درجہ بدرجہ انتقال پاوے فرشتے اِس عہدنامہ پر گواہ ہوئے اور مقرر ہوا کہ جس فرزند آدم کو یہ نور ملے اُس سے عہدنامہ لیا جاوے کہ محافظت اور تعظیم اِس نور پاک کی کرتا رہے اور نہ رکھے اس نور کو مگر بہترین عورتون زمانے مین بطریق نکاح صحیح کے پھر وہ نور پشت آدم سے منتقل ہو کر رحم حوا مین آیا ہے کہ عادت الٰہی اِس طرح پر جاری تھی کہ حوا سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتے تھے شیث دادا حضرت کے اکیلے پیدا ہوئے نکتہ اِس مین یہ ہے کہ نور محمدی مشترک درمیان اپنے اور غیر کے نہو دیکھو غیرت الٰہی نے اِس قدر شرکت بھی گوارا نکی اور یہی جگہ سے ظاہر ہے کہ حضرت کا سایہ نہ تھا یہ بھی دلیل یکتائی ہے آخر آدم نے وقت وفات کے شیث کو وصیت کی کہ رکھے اس نور کو رحم طیبہ وطاہرہ مین اور شیث نے اپنے بیٹے انوش کو یہی وصیت کی پھر وہ نور پاک اِس طور سے اصلاب طیبہ طاہرہ سے ارحام طیبہ طاہرہ مین نقل ہوتا رہا المختصر وہ نور مقدس آدم سے شیث اور شیث سے نوح تک پہونچا پھر اُن سے درجہ بدرجہ نقل کرکے ابراہیم اُنسے اسمٰعیل بعد اُسکے نوبت بنوبت عبداللہ کے پاس آیا اور دفعتاً الاحیا

مین لکھا ہے کہ جس رات عبد اللہ پیدا ہوئے اہل کتاب کو معلوم ہوا اس سبب سے کہ ایک جامہ سفید صوف کا ملبوس حضرت یحییٰ پیغمبر کا کہ اُنکو کافرون نے شہید کیا تھا خون آلودہ اہل کتاب کے پاس تھا اور مضمون کتابون آسمانی سے جانتے تھے کہ جب وہ جامہ دوسری بار خون سے سرخ ہوا اور چند قطرے خون کے اُس سے ٹپکین یہ علامت قرب تولد پیغمبر آخر زمان کی ہے جس رات عبد اللہ پیدا ہوئے وہ جامہ حضرت یحییٰ کا کہ قوم یہود نے اونکو شہید کیا تھا بخون تازہ سرخ ہوا اور کئی بوند خون کی اُس سے ٹپکین یہود نے جانا کہ پیدا ہونا پیغمبر آخر زمان کا قریب آیا اس سبب سے قوم یہود دشمن عبد اللہ کی ہوئی اور در پے قتل اُنکے پھرتی تھی اور عبد المطلب اُنکی محافظت اور نگہبانی جیسی چاہیے کرتے تھے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

لکھا ہے کہ عبد اللہ نہایت جوان خوبصورت اور کمال صاحب جمال تھے اور نور محمدی اُنکی پیشانی سے ایسا چمکتا تھا جیسے سورج قریب طلوع کے چمکتا ہے بنظر حسن و جمال عبد اللہ کے عورتین نوجوان مکے کی عاشق اور فریفتہ عبد اللہ کی صورت کی تھین اور ہر ایک عورت خوبصورت چاہنے لگی کہ کسی ناز و انداز سے عبد اللہ کو اپنے جال مین کھینچے عبد المطلب نے بلحاظ اسکے کہ مبادا عبد اللہ کسی عورت کے جال مین پھنس جائے یہ قرار دیا کہ عبد اللہ کا رہنا شہر مکے مین مناسب نہین انکو بتقریب شکار صحرا کو رخصت کیا چاہیے تا باہر جاکے سیر و شکار مین اپنا جی بہلائین اور فتنے فساد مکے کی عورتون سے محفوظ رہین اُنکو اسواسطے رخصت کیا وہب زہری کو جیسے لڑکونکے ساتھ بڑے بوڑھونکو کرتے ہین اُنکی ہمراہ کر دیا عبد اللہ وہب کے ساتھ صحرا کو روانہ ہوئے اور جنگل مین جاکر شکار کھیلنے لگے اب ایک عجیب معاملہ خدا کی قدرت کا دیکھو کہ یکایک نوے سوار قوم یہود کے مسلح تلوارین زہر کی بجھائی اُنکے ہاتھون مین شام کی ولایت کی طرف سے نمود ہوئے وہب بن عبد مناف کہ ایک اور طرف مشغول شکار مین تھے جب اونھون نے دیکھا کہ بہت سے سوار آتے ہین آگے بڑھکے سوارون سے پوچھا کہ کہان کا قصد ہے اور کسواسطے آئے ہو سوارون نے سوچا کہ یہ مرد جنگلی ہے اس شخص سے مطلب کا سراغ لگیگا بے تکلف کہدیا کہ

عبد اللہ کے مارنے کو وہب بولے عبد اللہ کا کیا گناہ ہے کہ اُسکے مارنے کو آتے ہو کہنے لگے کچھ گناہ نہین لیکن اوسکی پیٹھ سے وہ شخص پیدا ہوگا کہ دین اسکا سب دینون کو منسوخ کریگا اور ملت اُسکی سب ملتون کو مٹائیگی اسواسطے ہمنے ارادہ کیا کہ عبد اللہ کو مار ڈالین تا وہ شخص پیدا نہو وہب نے جب یہ قصہ سوارون کا معلوم کیا جواب دیا کہ یہ بات تمھاری عقل سے دور ہے اور تم سب کے سب بیوقوف نظر آتے ہو نہین جانتے ہو کہ اگر پیدا کرنا اُسکا خدا کو منظور ہے تم عبد اللہ کو کیونکر مارو گے اور جو منظور نہین تو تمنے بیفائدہ خون ناحق پر کمر باندھی ہے وہب یہ باتین کرتے تھے کیا دیکھتے ہین کہ چند سوار بر دو اسپے شتر کہ دنیا کے آدمیون سے مشابہت نہ رکھتے تھے غیب سے ظاہر ہوئے وہ فرشتے تھے آسمان سے اُترے اُنھون نے ایک دم مین سوارون یہود کو قتل کیا ایک بھی اُنمین سے باقی نہ رہا جب وہب نے یہ ماجرا دیکھا عبد اللہ کو لیکر مکے کو چلے اُنکو عبد المطلب کے پاس پہونچا دیا اور اُنسے سارا قصہ کہا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ وہب بن عبد مناف نے حال سوارون یہود کا اور ہلاک ہونا اُنکا گھر آکے اپنی بی بی سے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنی بیٹی کا نکاح عبد اللہ کے ساتھ کرون اور اس بات کو بوسیلے بعض دوستون کے عبد المطلب کے کان تک پہونچایا عبد المطلب کو بسبب فتنے فساد مکے کی عورتون کے کہ عاشق عبد اللہ کی تھین پہلے سے بدل منظور تھا کہ اُنکا نکاح جلد کرین اور ہمیشہ تلاش مین رہتے تھے کہ کوئی لڑکی قریش مین جو حسب و نسب اور صورت مین ممتاز ہو عبد اللہ کے عقد نکاح مین لائین آمنہ بیٹی وہب کو سب باتون مین بہتر جان کے تذکرہ عبد اللہ کے نکاح کا وہب زہری سے کیا وہب نے کہا کہ مین راضی ہون عبد المطلب نے اپنی بی بی عبد اللہ کی مان کو وہب کے گھر بھیجا کہ آمنہ کو دیکھکر گفتگو کرین عبد اللہ کی مان نے جب آمنہ کو دیکھا پسند کیا اور ہزار جان سے عاشق اُنکے حسن خداداد کی ہوگئین گھر مین آکے عبد المطلب سے کہا کہ ایسی لڑکی کوئی قوم قریش مین نہین ہے جلد وہب بلاکر اس بات کو ٹھہراؤ عبد المطلب نے اُسی وقت وہب کو بلاکے قصد نکاح عبد اللہ کا

آمنہ کے ساتھ ظاہر کیا اور گفتگوئے تعیین مہر درمیان میں آئی وہب نے مقدار مہر بیان کی
عبد المطلب نے اُسکو قبول کیا القصہ مجلس عقد نکاح منعقد ہوئی نکاح عبد اللہ کا آمنہ کے
ساتھ ہوا اور عبد المطلب آمنہ کو اپنے گھر میں لائے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ روایت ہے کہ ایک دن عبد اللہ کسی کام کو جاتے تھے راہ میں ایک
عورت سے ملاقات ہوئی وہ عورت خوبصورت ناکتخدا تھی اور تمام ملکے میں خوبصورتی میں
مشہور کتابیں آسمانی پڑھی تھی جوان عرب اُسکے پاس جمع ہوتے اگلے قصے اُسکی زبان سے
سنتے ہر ایک جوان خوبصورت چاہتا تھا کہ کسی طرح سے اُس عورت کو اپنے عقد نکاح میں لائے
وہ عورت بنظر اپنے جمال باکمال کے کسی کو قبول نہیں کرتی تھی اُسنے جس وقت عبد اللہ کو
دیکھا اُنکی پیشانی کو نور سے مالامال پایا علامتوں کتابوں آسمانی سے معلوم کیا کہ یہ نور
پیغمبر آخر زمان ہے جو اس شخص کی پیشانی سے چمکتا ہے عاشق زار بیقرار ہو کر بے تکلف
کہنے لگی کہ اے جوان اگر تو میرے پاس رہے سو اونٹ جو تیرے باپ عبد المطلب نے
تیرا فدیہ دیا تھا تجکو دوں اور تو میرے سب مال و اسباب کا مالک ہو عبد اللہ نے یہ باتیں
اُسکی سُن کے جواب دیا کہ حرام اگر تو چاہتی ہے سو مجکو منظور نہیں اور عقد حلال میرے
تیرے درمیان اب تک نہیں مرد اشراف اپنی آبرو اور دین کو بُری بات سے بچاتا ہے یہ
کہکے اُس عورت کے پاس سے اپنے گھر آئے اور اُسی رات اپنی بی بی کے ساتھ
سوئے بحکم خدا نور محمدی آدھی رات کو پشت عبد اللہ سے نقل کر کے رحم آمنہ میں
آیا اور بی بی آمنہ حاملہ ہوئیں بعد اسکے صبح کے وقت عبد اللہ غسل کر اور پوشاک
بدل اُس عورت کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ کل جو بات تو چاہتی تھی میں آج
راضی ہو کر واسطے نکاح کے آیا ہوں اُس عورت نے اُسوقت جو چہرۂ عبد اللہ پر
نظر کی وہ نور محمدی جو اُنکی پیشانی سے چمکتا تھا اُسکو نہ پایا آزردہ ہو کر کہنے
لگی کہ جا اپنے گھر کو میں زانیہ بدکار نہیں ہوں کل میں نور نبی آخر الزمان کا
تیری پیشانی میں چمکتا دیکھکر بیقرار ہو گئی تھی اور میں نے چاہا کہ جس طرح
ہو جھٹ پٹ اُس نور کو اپنے پیٹ میں لے لوں خدا نے نہ چاہا اب مجکو تجسے کچھ کام

نہیں سچ بتا اے عبد اللہ آج رات کو کس عورت کے ساتھ سویا عبد اللہ بولے اپنی بی بی
آمنہ کے ساتھ تب اُس عورت نے کہا اے عبد اللہ خبردار اپنی بی بی آمنہ سے کہدے
کہ تیرے پیٹ میں نبی آخر زمان اور بہترین اہل زمین آیا اُسکی محافظت ضرور ہے عبد اللہ
اُس عورت کے پاس سے گھر آئے اور بی بی آمنہ سے حال کہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت میں لکھا ہے کہ تحویل نطفہ
زکیہ محمدیہ کی پشت عبد اللہ سے رحم آمنہ میں شب جمعہ کو ہوئی اس سبب سے امام
احمد حنبل جمعے کی رات کو بہتر شب قدر سے کہتے ہیں خیر و برکت جو اس رات اہل عالم پر
فائض اور نازل ہوئی تا روز قیامت فائض اور نازل ہو گی اور اسی سبب سے
شب میلاد حضرت کی افضل شب قدر سے ہوئی اخبار میں آیا ہے کہ اُس رات کو ملک اور
ملکوت میں منادی ہوئی کہ تمام عالم کو بانوار قدس منور اور فرشتے زمین آسمان کے خدا
سرور یکسر کریں اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتوں کے ساتھ دنیا میں جائیں
اور اس جھنڈے کو کعبے کی چھت پر کھڑا کریں اور تمام دنیا میں خوشخبری دیں کہ نور محمدی نے
رحم آمنہ میں قرار پایا بہترین خلائق بہترین امت پر مبعوث ہو گا کیا خوب نصیب اُس
امت کے کہ محمد سا پیغمبر ہو اور داروغہ بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھولے
اور عالم کو خوشبو سے معطر کرے اور سب طبقوں آسمان و زمین کو بشارت دے کہ آج
کی رات نور محمدی رحم آمنہ میں آیا روایت ہے کہ جس رات حضرت کے نور سے رحم
آمنہ مشرف ہوا تمام بت روے زمین کے اور سب تخت بادشاہوں کے اُلٹ گئے
اور سارے گھر دنیا کے روشن ہوئے ابن عباس کہتے ہیں کہ اُس رات کو حقتعالی نے
چوپایوں روے زمین کو گویا کیا انہوں نے کہا بحق رب کعبہ کہ نطفہ محمد کا ماں کے پیٹ میں
آیا اور یہ شخص امان دنیا اور چراغ روے زمین ہے بہترین امت پر مبعوث ہو گا اور اُس رات
سب چوپائے اور دولے چرند پرند جانور آپس میں مژدہ دینے لگے اور دریائی جانور ایک دوسرے کو
خوشخبری سناتے تھے کہ وقت وہ آیا کہ ابو القاسم پیدا ہوں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
بی بی آمنہ سے روایت ہے کہ جب میں حاملہ ہوئی کچھ بار بوجھ جیسے عورتوں کو ابتدائے حمل میں

ہوتا ہے مجکو ہرگز نہوا اور آخر حمل ظاہر نہ تھا جب چھ مہینے گذرے درمیان خواب بیداری کے مین کیا دیکھتی ہون کہ کوئی شخص مجھسے کہتا ہے کہ کون تیرے پیٹ مین ہے اور کس شخص سے تو حاملہ ہوئی مین نے کہا مین نہین جانتی وہ شخص بولا کہ تو حاملہ ہوئی اور تیرے پیٹ مین نبی آخر زمان اور پیغمبر اس امت کا ہے آمنہ کہتی ہین کہ اسدن مجکو یقین ہوا کہ مین حمل سے ہون اور جب وقت جننے کا قریب ہوا وہی شخص پھر میرے پاس آیا اور مجھسے اسنے کہا کہ تو کہہ مین پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون اسکو خداے حمد واحد کو برائی ہر حاسد سے پھر جسوقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا اکیلی تھین تنہائی سے گھبرا کے خدا سے دعا مانگی کہ اسوقت بیٹیان عبد مناف کی میرے پاس ہوتین اسی آرزو مین تھین کیا دیکھتی ہین کہ بہت سی عورتین خوبصورت کہ اُنکے بال سیاہ اور سرخ رخسارے تھے اسقدر تھین کہ سارا گھر بھر گیا وہ عورتین کہنے لگین کہ ہم حورین بہشت کی ہین حقتعالی نے ہمکو تمھاری خدمت کیواسطے اے بی بی آمنہ بھیجا ہے اور ہم سب تمپر قربان ہین عثمان بن ابی العاص اپنی مان سے روایت کرتے ہین کہ مین وقت جننے آمنہ کے اُنکے پاس حاضر تھی اُسوقت نظر کی مین نے طرف آسمان کے کیا دیکھتی ہون کہ تارے آسمان کے زمین کیطرف ایسے جھکے ہین کہ زمین پر گر پڑین اور اسطرح نزدیک ہو گئے تھے کہ مین نے جانا کہ میرے سر پر گر پڑین گے یہ حال تارون کا حضرت کے شوق دیدار مین تھا اور آمنہ سے روایت ہے کہ وقت جننے کے ایک آواز دہشتناک میرے کان مین آنے لگی کہ جسکے سننے سے نہایت خوف و ڈر مجکو پیدا ہوا پھر مین نے دیکھا کہ ایک مرغ سفید آیا اسنے اپنے بازو میرے پیٹ سے ملے وہ خوف سب مجھسے دور ہوا پھر کیا دیکھتی ہون کہ وہ مرغ جوان خوبصورت نازنین ہو گیا اُسکے ہاتھ مین پیالہ شراب طہور کا میرے روبرو رکھا سفید زیادہ دودھ سے میٹھا زیادہ شہد سے پھر اُس جوان نے پیالہ میرے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ اے آمنہ اسکو پی مین نے پیا پھر کہا پی پیٹ بھر کے پی مین نے پیٹ بھر کے پیا پھر تیسری بار کہا خوب پیٹ بھر کے پی مین نے خوب پیٹ بھر کے پیا پھر اُسنے میرے پیٹ کی طرف ہاتھ پھیلایا اور اسکو ملنے لگا اور کہنے لگا ظاہر ہو یا نبی اللہ ظاہر ہو یا رسول اللہ ظاہر ہو یا حبیب اللہ بسم اللہ ظاہر ہو یا محمد بن عبد اللہ پھر ظاہر ہوئے محمد رسول اللہ جیسے چودھوین رات کا چاند بارھوین تاریخ ربیع الاول کی

صبح صادق کے وقت پیر کے دن حضرت پیدا ہوئے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہِ

غزل

کیا نور خدا از رخ خوب تو عیان نیست
وہ جسم کہان اور کہان جان جہان نیست
منہ آسکا ہے چاند وہ یا مہر درخشان
اسکا ہے ظہور انیسہ در کون و مکان نیست
مین حال الٰہی کا چہ گویم چہ لو سمجھ
دان ایک برس تک ہمہ این سنت وانا

غزل

اللہ نے نور انہی سے پیدا کیا سکو
یہ نخل مراد چمن مطلبی ہے
تعظیم کھڑے ہوکے بجالاؤ ادب سے
حرفون مین محمد کے یہ شیرین رطبی ہے

کہتے ہین اسی روے میان اچہ بیانست
شمشاد کجا مثل قد رشک صنوبر
پھر غور سے دیکھو تو نہ نیست نہ آنست
اب تاب نہین ہجر کی اے پردہ بدر آ
یہ دل ہے کہ یا ماہی بے آب حیاتست
اب لگے بھلا کشتی دل خستہ چہ گویہ

پیدا ہوا جسدن سے محمد سا نبی ہے
کچھ کہہ نہین سکتا کہ یہ کیا بوالعجبی ہے
سرسبز ہوا گلشن دین اسکی قدم سے
اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے
عناب لب لعل محمد کا ہون شیدا

کب یوسف مصری ہے نظیر شہ بطحا
تم دیکھو لا آنکھ سے کہ این سرور دانست
یہ صورت حق ہے کہ بصورت بشر شد
مشتاق ترے وصل کا ہر پیر و جوان نیست
ہوتی ہے جہان مجلس میلاد نبوت
لو جلد خبر اسکی کہ بیتاب تو نست

یہ شادی میلاد رسول عربی ہے
گلزار خلیلی کا یہی ہے گل شاداب
فردوس رسالت کی یہی خوش لقبی ہے
ملتے ہے عجب شیر و شکر نام سے اُسکے
کشفی کو حلال ایسی شراب عنبی ہے

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ بی بی آمنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت پیدا ہوئے چار عورتین آسمان سے اُترین مین اُنکو دیکھکر ڈر گئی اور کہا مین نے کون ہو تم کہ تمسے کی سی عورتین نہین ہوا اُنھون نے کہا کہ اے آمنہ تم نہ ڈرو اور خوف نکرو پھر ایک اُنمین سے بولی کہ مین حوا سب آدمیونکی مان ہون دوسری نے کہا کہ مین سارہ مان اسحق کی ہون تیسری بولی مین ہاجرہ اسمعیل کی مان ہون چوتھی کہنے لگی کہ مین آسیہ بیٹی مزاحم کی ہون حوا کے پاس طبق سونے کا اور سارہ کے پاس لوٹا چاندی کا اُسمین پانی کوثر کا اور آسیہ پاس سندیل سبز اور ہاجرہ پاس عطر تھا بہشت کا حضرت کو نہلا دھلا آمنہ کی گود مین دیا آمنہ کہتی ہین کہ اُسوقت حضرت نے

سجدہ کیا اور کہا اے پروردگار میرے بخش تو میرے واسطے میری امت کو حقتعالی نے فرمایا بخشا مین نے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے اے محمدؐ اور فرمایا خدا نے گواہ رہو اے فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پھر کیونکر بھولیگا دن قیامت کے پھر آمنہ کہتی ہین کہ اسوقت مین نے دیکھا کہ ایسا بادل سفید نورانی آسمان سے اترا کہ سنتی تھی اسمین آواز گھوڑونکی اور کانپنا بازو کا اور باتین آدمیونکی وہ بادل حضرت کو لپیٹ کر میرے پاس سے اٹھا لیگیا اور حضرت میرے سامنے سے غائب ہوئے پھر سنا مین نے کہ کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمدؐ کو تمام زمین کی اور پھراؤ مشرق مغرب کی طرف اور لیجاؤ انبیا کی پیدایش کے مقام مین اور جامہ ملت حنیفہ کا پہناؤ اور حضرت ابراہیم اور روحانیات اور آدمی فرشتے جانور سب پر ظاہر کرو تا انکا نام اور صورت پہچانین اور دو انکو کنجیان نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اور دو انکو اخلاق سب پیغمبرون کے پھر آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت کے حضرت کو بیہوش پھر لائے ایک جامہ سفید صوف مین لپٹے ہوئے اور کہنے والا کہتا تھا کیا خوب کیا خوب مقرر ہوئے محمدؐ تمام دنیا پر یہانتک کہ باقی نرہی کوئی مخلوق مگر یہ کہ آئی انکے قبضے مین آمنہ کہتی ہین جب مین نے حضرت کے چہرے کو دیکھا گویا چودھوین رات کا چاند ہے اور خوشبو مشک اذفر کی آپکے بدن سے آرہی ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صفیہ حضرت کی پھوپھی سے روایت ہے کہ وقت پیدا ہونے آپکے مین آمنہ کے پاس حاضر تھی جب حضرت پیدا ہوئے ایک نور ظاہر ہوا کہ اسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب غریب مین نے دیکھین پہلے یہ کہ جب حضرت پیدا ہوئے سجدہ کیا اور امتی امتی کہا دوسرے یہ کہ حضرت کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا تیسرے یہ کہ مین نے چاہا کہ حضرت کو نہلاؤن غیب سے آواز آئی ہمنے اسکو دھویا دھلایا پیدا کیا ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہلایا گیا ہون مین پانی رحمت سے تھا مین ازل مین پاک صاف اور پیدا ہوا ہون مین پاک صاف یہ بات باتفاق ثابت ہے کہ حضرت ختنہ کیے اور آنول نال کٹے پیدا ہوئے اور لباس نور مین چھپے تھے کسی کی نگاہ نے آپ کے ستر عورت کو نہین دیکھا بالجملہ آیات اور آثار جو وقت پیدا ہونے حضرت کے ظاہر ہوئے انکا شمار بہت دشوار ہے مشہور علامتون سے یہ ہے کہ حضرت کے پیدا ہونے کے وقت محل

نوشیروان کے ہل گئے اور چودہ کنگورے گر پڑے اور دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ مین ایک نہر کہ ہزار برس سے خشک پڑی تھی اس سے پانی جاری ہوا اسمین یہ اشارہ ہے کہ دریائے کفر خشک ہوجائینگے اور دریائے اسلام جاری ہونگے اور آگ فارسیونکی کہ ہزار برس سے جلتی تھی اور اس مدت مین کبھی بجھی نتھی وہ آگ بجھ گئی جب ایسے سانحے ظاہر ہوئے کسری بادشاہ وقت گھبرایا اور نہایت خوف و ترس مین آکر دل مین کہنے لگا کہ یہ کیا ماجرا ہے جو ایسے عجیب و غریب معاملے پیدا ہوئے ہین چند سے خاموش رہا اور کسی ارکان سلطنت سے اپنے خوف و ڈر کو ظاہر نکیا آخر قاضی شہر نے کہ اسکو موبدان کہتے تھے خواب دیکھا کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑونکو کھینچے ہین یہانتک کہ دجلے سے گذر گئے اور شہرون مین منتشر ہوئے موبدان نے تعبیر خواب کی یون کی کہ بلاد عرب مین ایک حادثہ پیدا ہوگا اسکے سبب سے ملک عجم مغلوب ہوجائیگا آخر نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطے آدمی جابجا کاہنون کے پاس کہ غیب کی خبرین بتاتے تھے بھیجے خصوصاً سطیح کاہن پاس کہ علم کہانت مین یکتائے روزگار تھا اور حال اس کاہن کا نہایت عجیب غریب قابل سننے کے ہے کہ اسکے بدن مین جوڑ بند نہ تھے اس سبب سے قدرت کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی نرکھتا تھا اور اسکے اعضا مین ہڈیان نہ تھین اور کنارے ہاتھ اور انگلیون کے پٹھے جیسے ٹکڑا گوشت کا جب چاہتے اسکو کسی مقام پر لیجائین لپیٹ لیتے جیسے کپڑے یا کاغذ کو لپیٹ لیتے ہین اور اسکا منھ سینے مین تھا اور اسکے سر اور گردن نہ تھی قریب چھ سو برس کے اسکی عمر تھی جب منظور ہوتا کہ وہ کہانت کرے اور خبرین غیب کی بتاوے اسکو ہلاتے جیسے مشک دوغ کو ہلاتے ہین اسوقت دم اسمین آتا اور غیب کی باتین بتاتا القصہ کسری نے عبدالمسیح اپنے ایلچی کو سطیح پاس بھیجا جب یہ قاصد سطیح کے شہر مین آیا اسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات عرض سلام نوشیروان کی طرف سے کی سطیح نے کچھ جواب نہ دیا بعد اسکے عبدالمسیح نے کئی بیتین پڑھین کہ مشتمل احوال کسری اور اسکے سوال پر تھین سطیح نے جب ان بیتونکو سنا کہا عبدالمسیح آیا ہے بجانب سطیح سوار اونٹ تھکے ہوئے پر چلنے سے اسوقت کہ سطیح قریب اسکے ہے کہ قبر مین داخل ہو بھیجا ہوا ملک بنی ساسان یعنی نوشیروان کا بسبب ہلنے محل اور گر پڑنے کنگورون کے اور بجھنے آگ

فارسیون اور خواب موبدان کے کہ دیکھا ہے کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑون کو کھینچتے ہین یہانتک کہ
دجلے سے گذرے اے عبد المسیح جسوقت کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑھنا اور ظاہر ہو
صاحب عصا یعنی محمدؐ اور جاری ہو نہر سماوہ اور خشک ہو جاوے دریاچہ ساوہ اور بجھے
آگ فارس والون کی بابل مقام فارسیون اور شام مقام سطیح نہو یعنی حکومت
فارس والونکی زمین بابل سے دور ہوا اور سطیح مرجاوے اور علم کہانت زمین شام پر نہ رہے
اور چودہ آدمی حکومت کرین مردون اور عورتون اولاد کسریٰ سے بعد اسکے سختیان اور
بڑے بڑے کام پیدا ہون اور جو کچھ آنے والا تھا سو آیا سطیح نے یہ کلام تمام کیا اور
گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسریٰ پاس آکر تمام قصہ بیان کیا اور جیسا
سطیح نے کہا ویسا ہی خدا نے کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ احوال
رضاع شریف مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ پہلے حضرت کو ثویبہ لونڈی ابی لہب نے دودھ پلایا
یہ وہ لونڈی ہے کہ جسنے حضرت کے پیدا ہونے کی خبر ابو لہب کو دی اور کہا کہ خوشخبری ہو تمکو کہ تمھارے
بھائی عبد اللہ کے گھر بیٹا ہوا ابو لہب یہ بات سنکر بہت خوش ہوا اور اس خوشخبری سنانے کے
بدلے مین ثویبہ کو آزاد کیا اور حکم دیا کہ جا اس لڑکے کو دودھ پلا حدیث مین آیا ہے
حقتعالی نے اس خوشی کے بدلے مین ابو لہب سے پیر کے دن عذاب موقوف کیا اے
مسلمانون سنو جب ابو لہب کافر سے کہ جسکی مذمت مین سورہ تَبَّتْ یَدَا نازل ہوئی اس
خوشی کے بدلے مین پیر کے دن خدا نے عذاب موقوف کیا خوشحال ایمان والونکا کہ
اس خوشی اور شادی کے بدلے مین خدا انکو دنیا اور آخرت مین کیا کیا دیگا حقتعالےٰ
سب مسلمانونکو توفیق دے کہ خوشی سے مجلسین مولد شریف کی ہمیشہ کیا کرین اور اس
شادی سے کبھی خالی نرہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مشہور یہ ہے کہ
سات دن حضرت کو آپ کی مان بی بی آمنہؓ نے دودھ پلایا بعد اسکے ثویبہ لونڈی ابولہب نے
پھر یہ سعادت نصیب حلیمہؓ سعدیہ کے ہوئی قصہ حلیمہؓ سعدیہ کے دودھ پلانے کا بہت
طول طویل ہے تھوڑا سا اس مقام مین روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت سے نقل
ہوتا ہے کہ مکے کے سردارونکا یہ معمول تھا کہ اپنی اولاد کو دودھ پلانے کے لیے گرد نواح کی دائیونکو

سونپتے تھے اور یہ مقرر تھا کہ قبیلہ بنی سعد کی عورتین دودھ والیان دو بار یعنی فصل ربیع اور
خریف مین شہر مکے مین آتین وہان کے سردارونکے بچونکو دودھ پلاتین اور پرورش کیواسطے
بعد تقرر اجرت اپنے اپنے گھر لیجاتین ابن عباسؓ حلیمہ سعدیہ سے روایت کرتے ہین کہ جس
برس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے میرے قبیلہ والے نہایت سختی اور کمال تکلیف
مین تھے وہ برس قحط اور خشکی کا تھا ہماری اوقات پریشانی مین گذرتی تھی اور مجھے ان دنون مین
بڑی تکلیف تھی کہ تین تین دن کھانا میسر ہوتا مین صبر اور شکر خدا کا کیا کرتی تھی اور مین
حمل سے تھی انھین دنون مین میرے بیٹا پیدا ہوا اور بسبب فاقونکے میری چھاتیونمین ایک بوند
دودھ نتھا لڑکا مارے بھوک کے دن رات چلاتا تھا ایک رات میری آنکھ لگ گئی خواب مین
کیا دیکھتی ہون کہ ایک شخص نے مجکو اٹھاکے ایک نہر مین غوطہ دیا کہ پانی اسکا دودھ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا اور مجھسے اس شخص نے کہا کہ اسکا پانی پی کہ دودھ تیرا زیادہ اور
خیر و برکت تجکو حاصل ہو مین نے پیا پھر وہ شخص بار بار ترغیب و تاکید کرتا تھا کہ اور پی اور خوب پیٹ بھر کے
پی مین نے وہ پانی خوب سیر ہو کر کئی بار پیا قسم خدا کی مزہ اس پانی کا شہد سے زیادہ میٹھا اور گوارا تھا
اسوقت اس شخص نے مجھسے کہا کہ مجکو پہچانتی ہے کہ مین کون ہون مین نے کہا کہ نہین تب وہ شخص کہنے
لگا کہ مین تیرا شکر ہون کہ حالت مصیبت اور تکلیف مین کیا کرتی تھی اے حلیمہؓ مکے کی طرف جا کہ
تیری روزی وہان کھلیگی پھر اس شخص نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور تقید سے کہا کہ اس بھید کو کسی سے
نہ کہنا حلیمہؓ کہتی ہین کہ جب جاگی اپنا حال اور ہی دیکھا وہ بھوک اور پریشانی جو مجکو ہوتی تھی ہرگز نہ رہی
دودھ جو خشک ہو گیا تھا ایسا کثرت سے بڑھا کہ ٹپکنے لگا اور میرا چہرہ تر و تازہ ہو گیا اور دیکھنے لگا میرے
قبیلے کی عورتون نے جب مجکو دیکھا حیران ہو گئین اور تعجب کرکے کہنے لگین کہ اے حلیمہ تیرا عجیب حال ہے
کہ کل ہم تجکو دیکھتے تھے ضعیف ناتوان اور پریشان حال تھی اور آج رنگ روغن تیرے
منھ کا ایسا ہے جیسے بادشاہونکی بیٹیون کا ہوتا ہے سچ بتا یہ کیا ماجرا ہے حلیمہ کہتی ہین کہ چونکہ
مجکو حکم کہنے کا نہ تھا اور اس بھید کے کھولنے کو منع کیا تھا مین چپ رہی اور کچھ نہ کہا
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ اپنے قبیلے کی عورتونکے ساتھ مکے کو
چلین حلیمہ کہتی ہین کہ جب گرد نواح مکے کے پہونچی میرے کان مین غیب سے یہ آواز آئی

کہ خبردار ہو کہ حقتعالی نے برکت اُس لڑکے سے کہ قریش مین پیدا ہوا ہے اور وہ سورج دن کا اور چاند رات کا ہے اس برس کو تمھارے اوپر آسان کیا خوشا قسمت اُس دایہ کی کہ اُسکو دودھ پلائے اے عورتو بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اس سعادت اور دولت کو جلد پہونچو جسوقت میرے قبیلے والیون نے یہ آواز سنی اپنے اپنے خاوندون سے کہا اور بہت جلد جلد چلنے لگین اور اپنی سواریون کو تیز ہانکتی تھین کہ جلدی مکے مین پہونچین حلیمہ کہتی ہین کہ میری سواری ایسی ضعیف اور دُبلی تھی کہ ہڈیان اُسکے بدن کی صاف نظر آتی تھین ہرچند مین اُسکو ہانکتی وہ بہت آہستہ آہستہ چلتی سب عورتین آگے چلی گئین مین سب سے پیچھے رہ گئی اِس حال مین دائین بائین سے یہ آواز غیب سے میرے کان مین آئی کہ خوشا حال تیرا اے حلیمہ پھر یکایک کیا دیکھتی ہون کہ دو پہاڑ کے بیچ مین سے ایک شخص ایسا نکلا کہ قد اُسکا جیسے لنبی کھجور اُسکے ہاتھ مین ایک حربہ نور کا تھا میری سواری کی پیٹھ پر مارا اور کہا اے حلیمہ حقتعالی نے تجھکو خوشخبری دی ہے اور مجھکو حکم کیا ہے کہ شیطان اور ایذا دینے والونکو تجھسے دور کرون حلیمہ کہتی ہین مین نے اپنے خاوند سے کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون اُنھون نے کہا کہ نہین مگر مین تجھکو اُسوقت ہولناک دیکھتا ہون پھر حلیمہ کہتی ہین کہ بعد اسکے میری سواری کے جانور نے چلنے مین بڑی جلدی کی اور بہت شتاب و تیز چلنے لگا جب مکہ کوس بھر رہگیا مین نے وہان مقام کیا رات کو خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک درخت سرسبز بہت سی شاخون والا میرے سر پر سایہ کر رہا ہے اور ایک درخت اور چھوہارے کا ہے کہ طرح طرح کے چھوہارے تازے اُسمین لگے ہین اور عورتین بنی سعد کی میرے اُس پاس بیٹھی ہین اور کہتی ہین کہ اے حلیمہؓ تو ہماری شہزادی ہے پھر اُس درخت سے چھوہارا میری گود مین گر پڑا مین نے اُٹھا کر کھا لیا شہد سے زیادہ میٹھا تھا مزہ اُسکا میرے منہ سے نگیا جبتک حضرتؐ میرے پاس رہے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ حلیمہؓ کہتی ہین جب مین مکے مین آئی دیکھا کہ عورتین میرے قبیلے کی جو مجھ سے آگے پہونچی تھین اُنھون نے لڑکے قریش کے سردار اور مالدارون کے لے لیے اور مین نے ہرچند تلاش کیا کوئی لڑکا مجھکو نہ ملا مین بہت غمناک اور مسافت سفر سے متاسف بیٹھی تھی کہ ناگاہ کیا دیکھتی ہون

کہ ایک مرد بڑی شان والا کہ اُسکے چہرے سے سرداری ظاہر تھی کھڑا ہے مین نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے آدمیون نے کہا عبد المطلب سردار مکے کے وہ شخص باواز بلند کہنے لگا کہ اے عورتو دودھ والیان قبیلہ بنی سعد کی تم مین سے کوئی باقی ہے کہ ہمارے بیٹے کو لے مین جلدی سے بول اُٹھی کہ مین فقط باقی ہون میرا نام پوچھا مین نے کہا حلیمہؓ یہ سنکر مسکرائے اور کہا کیا خوب کیا خوب اے حلیمہؓ میرا لڑکا ہے اُسکا نام محمدؐ عورتون بنی سعد نے بغریب و یتیم جان کے اُسکو قبول نکیا اے حلیمہؓ ہم بزرگی خاندانی رکھتے ہین تو اسکو قبول کر اسکی برکت سے تجھکو بہت کچھ ملیگا حلیمہؓ کہتی ہین کہ مین نے اپنے خاوند سے مشورہ کیا اُسنے کہا کہ اس لڑکے کو لے لو خالی پھر جانے سے تو بہتر ہے تب حلیمہؓ نے عبد المطلب سے کہا کہ مین راضی ہون عبد المطلب حلیمہ کو ساتھ لے گھر کو چلے حلیمہؓ کہتی ہین کہ جب مین گھر مین پہونچی مین نے دیکھا کہ ایک بی بی خوبصورت کہ چہرہ اُنکا جیسے چودھوین رات کا چاند روشن ہے بیٹھی ہین وہ بی بی آمنہ حضرت کی والدہ ماجدہ تھین عبد المطلب نے اُن سے سب ماجرا کہا آمنہؓ سنکر خوش ہوئین اور حلیمہؓ کی بہت تعظیم کی بعد اسکے حلیمہ کا ہاتھ پکڑ اُس مکان مین لے گئین جہان حضرتؐ رہتے تھے حلیمہ کہتی ہین مین نے دیکھا کہ آپ لیٹے ہوئے ہین صوف مین کہ وہ کپڑا دودھ سے زیادہ سفید تھا اور خوشبو مشک کی اُس سے آتی تھی اور بچھونا آپکا حریر سبز تھا آپ بچھونے کے اوپر پیٹھ کے بل سوتے تھے اور آپ کے گلے سے آواز جسکو ہندی مین خرخر کہتے ہین آتی تھی یہ عادات شریف سے آخر عمر تک رہا کہ حضرتؐ کے سونے مین ایسی آواز گلے سے آتی تھی حلیمہ کہتی ہین کہ مین دیکھتے ہی آپ کی صورت اور حسن و جمال پر عاشق اور فریفتہ ہو گئی اور چاہا کہ حضرت کو جگاؤن پاس جاکے آہستہ ہاتھ اپنا حضرت کے سینے پر رکھا حضرت مسکرائے اور آنکھین کھولین اور میری طرف دیکھا اُس وقت حضرت کی آنکھون سے ایسا نور نکلا کہ چڑھ گیا آسمان کو اور مین اُس نور کو دیکھتی تھی پھر مین نے حضرت کی دونون آنکھون کے بیچ بوسہ دیکر گود مین لے لیا اور داہنی چھاتی آپ کے منھ مین دی حضرتؐ نے دودھ پیا پھر مین نے چاہا کہ بائین چھاتی منھ مین دون حضرت نے وہ چھاتی منھ مین نہ لی۔ ابن عباس سے روایت ہے حقتعالی نے

آپ کو پیدا ہوتے ہی الہام عدالت اور انصاف فرمایا کہ دوسری چھاتی اپنے شریک یعنی بھائی رضائی کیواسطے چھوڑ دی حلیمہؓ کہتی ہین کہ حضرت کا ہمیشہ یہی معمول تھا کہ داہنی چھاتی آپ پیتے اور بائین چھاتی بھائی رضائی کے واسطے چھوڑ دیتے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مین دودھ پلا چکی اجازت چاہی کہ آپکو اپنے مقام مین لیجا کے اپنے خاوند کو دکھاؤن آمنہ نے فرمایا کہ لیے جاؤ لیکن مکے سے ابھی باہر نجانا کہ مجکو تمسے بہت باتین کہنی ہین حلیمہ حضرت کو گود مین لیکر خوش خوش اپنے مقام مین آئین جب آپ صلعم کو حلیمہ کے خاوند نے دیکھا بہت خوش ہوا اور سجدہ شکر کیا اور کہنے لگا کہ اے حلیمہ اس صورت کا لڑکا مین نے تمام عمر مین نہین دیکھا مین اسکی صورت پر ہزار جان سے قربان ہون پھر حلیمہ کہتی ہین کہ اسوقت مین نے اپنی اونٹنی کو دیکھا کہ تھن اسکے جو خشک پڑے تھے اور ایک بوند دودھ انمین نہ تھا دودھ سے بھر گئے یہانتک کہ دودھ ٹپکنے لگا اسیوقت دوہا اور ہم دونون میان بی بی نے خوب پیٹ بھر کے پیا بعد اسکے حلیمہؓ حضرت کو لیکر کئی رات مکے مین رہین اور ہر رات مین طرح طرح کے کرشمے اور نئی نئی باتین جو دیکھتی تھین سو سب جا جا کے بی بی آمنہ سے کہتین اور آمنہ بھی جو جو عجائب غرائب ابتدائے حمل سے وقت پیدا ہونے تک ظاہر ہوے تھے حلیمہ سے بیان کرتین القصہ حلیمہؓ حضرت کو لیکر تین یا سات دن مکے مین رہین آخر رخصت ہوئین آمنہ نے حضرت کو حلیمہ کے ساتھ رخصت کیا اور خدا کو سونپا حلیمہ حضرت کو لیکر مکے سے اپنے گھر کو چلین حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین اونٹنی پر سوار ہوئی حضرت کو آگے وار گود مین بٹھا لیا کیا دیکھتی ہون کہ وہی اونٹنی جو ابتک تو چل نسکتی تھی اور عورتون ساتھ والیونکی سواری سے پیچھے رہتی ایسی چستی چالاکی سے چلتی ہے کہ سب ساتھ والیونکی سواری میری اونٹنی سے بہت پیچھے رہتی ہے یہ حال دیکھکر سب قبیلے والیان بولین کہ اے حلیمہ یہ کیا حال ہے کہ آتے وقت تیری اونٹنی چل نسکتی تھی اب سب سے آگے جاتی ہے اور تیری اونٹنی کی بڑی شان معلوم ہوتی ہے یہ باتین کہتی تھین کہ قدرت خدا سے وہ اونٹنی بول اٹھی کہ قسم خدا کی میرا اوپر سوار خاتم الانبیا حبیب خدا ہے پھر حلیمہؓ کہتی ہین کہ داہنے بائین سے میرے کان مین آوازین

آنے لگین کہ اے حلیمہ تو بڑی آدمی ہوئی اور تیرے نصیب جاگے اب تیرے برابر تیری قوم قبیلے مین کسی کا مرتبہ نہین اور تو جانتی ہے کہ یہ لڑکا محمد رسول اللہ محبوب پروردگار زمین و آسمان ہے اور سب مخلوقات آدمی جن فرشتون کا سردار اور تمام کائنات اسکی فرمانبردار ہوگی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہ سے روایت ہے کہ مین حضرت کو لیے راہ مین چلی جاتی تھی ایک مرد ضعیف کھڑا تھا حضرت کو دیکھکر کہنے لگا کہ بیشک یہ لڑکا پیغمبر آخر زمان ہے اور جب وادی سدرے مین پہونچی وہان قافلہ عالمون حبش کا اترا تھا انھون نے دیکھتے ہی کہا کہ یہ لڑکا بے شبہ ختم المرسلین ہے اور جب وادی ہوازن مین داخل ہوئی ایک پیر مرد نے جو حضرت کو دیکھا کہنے لگا کہ یہ لڑکا خاتم انبیا ہے اور اسکے پیدا ہونے کی حضرت عیسیٰ نے خبر دی ہے حلیمہ کہتی ہین کہ جس منزل مین مین پہونچتی اور مقام کرتی حقتعالی حضرت کے قدم کی برکت سے اس مقام کے درختون اور گھاسون کو سرسبز اور شاداب کر دیتا جب مین اپنے گھر پہونچی آپ کے قدم کے برکت سے بہت برکت میرے گھر مین اور ساری بستی مین ہوئی اور اس برس میری سب بکریون نے بچے دیے اور دودھ بکثرت دینے لگین اور میرے سب جانور موٹے تازے ہوگئے جب میری قوم نے یہ حال دیکھا اپنی بکریون کو میری بکریون کے ساتھ چرانے لگے اور میرے گھر آکے حضرت کے پانون دھوکر وہ پانی اپنے جانورون کے حوض مین ڈالنے لگے پھر انکے جانور بھی موٹے تازے ہوگئے اور دودھ بہت دینے لگے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حلیمہؓ سے منقول ہے کہ حضرت نے جیسے لڑکون کی عادت ہوتی ہے اپنے بچھونے پر کبھی جا ضرور پیشاب نہین کیا اور کپڑے آپ کے کبھی بول براز مین نہین بھرے معمول تھا کہ وقت مقرر پر بول و براز سے فراغت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب مین ارادہ کرتی حضرت کا منھ دھوؤن خود بخود غیب سے یہ کام ہو جاتا مجکو نوبت منھ پونچھنے اور نہلانے کی نہین آتی تھی اور حضرت کے بڑھنے کا حال یہ تھا کہ ایک دن مین اسقدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور آپ مہینے مین اسقدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک برس مین چنانچہ دوسرے مہینے اپنے ہاتھون کے زور سے زمین پر گھٹنون چلنے لگے اور تیسرے مہینے آپ کھڑے ہوگئے

اور جو تھے مہینے ہاتھ دیوار پر رکھکر چلنے لگے اور پانچوین مہینے اپنے پانؤنکی قوت سے اچھی طرح زمین پر پھرنے چلنے اور باتین کرنے لگے پہلے بیل جو حضرت بولے یہ کہا خدا سب بڑون سے بڑا ہے تعریف واسطے خدا کے جو پروردگار سارے جہان کا ہے پاکی سے یاد کرتا ہون مین خدا کو صبح و شام یعنی ہر وقت خدا کی تسبیح کرتا ہون اور حلیمہ کہتی ہین کہ مین سنتی تھی حضرت آدھی رات کو پڑھتے تھے نہین ہے کوئی معبود سوا خدا کے پاک ہے سوتی ہین آنکھین اور خدا کو نہین آتی ہے اونگھ اور نہ نیند اور نوین مہینے حضرت کمال فصاحت و بلاغت سے کلام کرنے لگے اور جو کبھی لڑکونکو کھیلتے دیکھتے اُنسے دور بھاگتے اور لڑکے آپکو اگر کھیلنے کو کہتے تو حضرت فرماتے کہ مجھکو خدا نے کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا اور آپ کی عادات شریف سے لڑکپن ہی سے تھا کہ جو چیزین لیتے داہنے ہاتھ مین لیتے حلیمہ کہتی ہین کہ ایک دن حضرت میری گود مین بیٹھے تھے کئی بکریان سامنے سے جانے لگین اُنمین سے ایک بکری نے آپ کے پاس آکے پہلے سر مین پر رکھا پھر حضرت کے سر کو چوم کر چلی گئی ایسے حال عجیب غریب جب تک حضرت حلیمہ پاس رہے بہت سے ظاہر ہوئے ہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اب تھوڑا سا ماجرا شق صدر یعنی چیرنا سینۂ مبارک کا جو حلیمہ پاس ہوا تھا سُننا چاہیے حلیمہ کہتی ہین کہ ایک دن حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ ہمارے بھائی دن کو گھر مین نہین رہتے یہ کہان جاتے ہین حلیمہ نے کہا بکریان چرانے کو آپنے فرمایا کہ ہم بھی بھائیون کے ساتھ جائینگے حلیمہ نے بلحاظ اسکے کہ آپ آزردہ نہون صبح کے وقت حضرت کا مُنھ ہاتھ دھلایا بالونمین کنگھی کر اور سرمہ آنکھونمین لگا اور کپڑے سفید پہنا ہار مہرہ یمانی کا گلے مین ڈالا حضرت نے پوچھا کہ یہ ہار کسواسطے ہے حلیمہ بولین کہ واسطے آپ کی محافظت کے آپ نے فی الفور اُس ہار کو گلے سے نکال کے پھینک دیا اور فرمایا میرا نگہبان میرے ساتھ ہے اور عصا ہاتھ مین لیکر بھائیون کے ساتھ بکریان چرانے جنگل کو تشریف لیگئے حلیمہ کہتی ہین یکایک مین کیا دیکھتی ہون کہ دوپہر کے وقت بیٹا میرا کہ اُسکا نام ضمرہ تھا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گھر مین آکر کہنے لگا اے ماں بھائی محمد حجازی کی جلد خبر لے معلوم ہوتا ہے کہ تو اسکو جیتا نپاوے حلیمہ کہتی ہین کہ مین یہ بات سنتے ہی ایسی گھبرائی کہ قریب تھا کہ میرا دم نکل جائے پھر مین نے کلیجا پکڑ

اور جی کو تھام کر ضمرہ سے پوچھا کہ کیا حادثہ گذرا وہ بولا کہ محمد بھائی ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے بکریان چراتے تھے کہ یکایک دو شخص محمد کے پاس آئے اُنکو اُٹھا کے پہاڑ پر لے گئے اور اُنکا پیٹ چیرا پھر مجکو معلوم نہین کہ کیا گذرا حلیمہ یہ حال سنتے ہی غش مین گر پڑین اور بیہوش ہو گئین پھر آپ کو تھام کر اپنے خاوند کو ساتھ لیکے روتی ہوئین جنگل کی طرف دوڑین جب وہان پہونچین دور ہی سے دیکھا کہ آپ زندہ ہین اور پہاڑ پر تکیہ دیے بیٹھے ہین اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین اور چہرہ آپکا زرد اور رنگ فق ہے حلیمہ کہتی ہین کہ مین جاتے ہی آپکو لپٹ گئی اور نہایت پیار سے حضرت کے سر اور مُنھ اور آنکھون کو چومنے لگی حضرت حلیمہ کو دیکھتے ہی مسکرائے حلیمہ نے پوچھا کہ فرمایئے کیا حال گذرا آپنے فرمایا کہ اے ماں مین بھائیون کے ساتھ کھڑا ہوا بکریان چراتا تھا کہ یکایک دو شخص میرے پاس آئے ہیبتناک صورت کپڑے بہت سفید پہنے ہوئے کہتے ہین کہ جبرئیل میکائیل تھے ایک کے ہاتھ مین لوٹا چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ مین طشت زمرد برف سے لبریز تھا مجکو بھائیون کے درمیان سے اُٹھا کے پہاڑ پر لے گئے ایک نے تکیہ دیکر نرمی سے میرا سینہ ناف تک چیرا اور مین نے دیکھا پر کچھ درد مجکو معلوم نہوا پھر اوسی شخص نے ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میری آنتونکو باہر نکال کے برف کے پانی سے دھو صاف کر اپنی جگہ پر رکھ دیا پھر دوسرا شخص اُٹھا اور اپنے ساتھ والے سے کہا کہ ہٹ جاؤ اب مجکو جو حکم ہے بجا لاؤن اُسنے اپنا ہاتھ میرے پیٹ مین ڈالا اور میرے دل کو سینے سے باہر نکال کے چیرا اور ایک نقطہ سیاہ خون مین بھرا دل کے اندر سے نکال کے پھینک دیا اور کہا یہ حصہ شیطان کا ہے تجھ سے اے دوست خدا کے بعد اسکے میرے دلکو معرفت حق اور نور ایمان سے بھر کے اُسکی جا پر رکھدیا اور ایک روایت مین ہے کہ پہلے آپ کے پیٹ کو پانی برف سے دھویا بعد اُسکے اولون کے پانی سے آپ کے دل کو دھو کر سکینے سے بھرا سکینہ ایک چیز تھی جیسے زیرہ گلاب کا اُسکو حضرت کے دل پر چھڑکا پھر دل کو اُسکے مقام پر رکھدیا پھر انگوٹھی نور سے اُسپر مہر کی حضرت فرماتے ہین کہ اُسکی خوشی اور خنکی مین اب تک اپنے دل اور رگون اور جوڑون مین پاتا ہون پھر ہاتھ میرے سینے کے شگاف پر پھیرا فوراً وہ شگاف بھر گیا اور سینہ میرا جیسا تھا ویسا ہوگیا ایک خط

باریک سینہ سے ناف تک باقی رہا انس بن مالک جو آپ کے خدمتگار رہتے اُنسے روایت ہے کہ میں ہے وہ خط اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے معلوم کیا چاہیے کہ شق صدر پہلی بار چار برس کی عمر میں ہوا ہے اور اسکی کیفیت میں روایتین مختلف ہین پھر اسکے سوا تین بار اور ہوا ایک دس برس کی عمر میں اور ایک قریب نبوت کے اور ایک شب معراج میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ القصہ حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر گھر مین آئین اُنکے خاوند اور قوم قبیلے کی عورتون نے کہا کہ انکو کاہن پاس لیچلو کہ انکا حال مفصل معلوم ہو حضرت نے فرمایا کچھ حاجت نہین مین اپنے آپ کو صحیح پاتا ہون پھر بعضے شخصون نے سایہ جن کا ٹھہرایا تب حلیمہ گھبرا کے حضرت کو کاہن پاس لے گئین اور حال بیان کیا کاہن بولا کہ یہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے سب حال بیان کیا جب کاہن نے یہ قصہ سنا اپنے مکان سے اُٹھکر حضرت کو زور سے اپنے سینے سے لگایا اور پکار کر کہا کہ سلے قوم عرب یہ لڑکا اگر جیتا رہا اور جوانی کو پہونچا سب عقلمندون کو احمق کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو اُس دین کی طرف بلائیگا کہ تم نہین جانتے ہو اب اس لڑکے کو مار ڈالو اور مجکو بھی اسکے ساتھ قتل کرو جو حلیمہ نے یہ باتین سنین حضرت کو اپنی گود مین لے لیا اور اُس کاہن سے کہا تو دیوانہ ہے جو ایسی باتین کرتا ہے اور حضرت کو لیکر اپنے گھر مین آئین خاوند سے کہا کہ اب حضرت کا رکھنا یہان مناسب نہین صلاح یہ ہے کہ انکو مکے مین آمنہ اور عبد المطلب پاس پہونچایا چاہیے حلیمہ کہتی ہین کہ جب مین نے قصد حضرت کے لیچلنے کا کیا غیب سے آواز آنے لگی کہ اے بنی سعد اب خیر و برکت تمہارے قبیلے سے جاتی ہے اور اے اہل مکہ خوش ہو نور اور خیر و برکت تم مین پہونچ آتی ہے المختصر حلیمہ اپنے خاوند کے ساتھ حضرت کو لیکر مکے کو چلین راہ مین اور بھی کرشمے دیکھے آخر حضرت کو خیر و عافیت سے اُنکے گھر آمنہ پاس پہونچایا اور عبد المطلب کے سپرد کیا اور جو حال اُنکے پاس گزرا تھا سب مفصل بیان کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

بیان حُلیہ شریف

اے مسلمانو اب حُلیہ شریف اور حضرت کی صورت کا بھی حال مختصر سن لو اور اس بیان کو آئینہ آپ کی صورت کا سمجھکر اپنے دلون اور آنکھون مین تصور کیا کرو جانا چاہیے کہ قد

حضرت کا میانہ تھا اور آپ کے قد کا یہ معجزہ تھا کہ جب کھڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون کے قد سے آپ کا قد اونچا نظر آتا اور جب مجلس مین بیٹھتے ساری مجلس مین سر مبارک بلند ہوتا سر مبارک بڑا تھا نہ اسقدر کہ حد اعتدال سے خارج ہو بزرگی سر کی دلیل زیادتی عقل اور سرداری کی ہے بال آپ کے گھونگروالے اور بہت نورانی اور چمکتے تھے اور لپٹین خوشبو کی اُنسے آتی تھین اور درازی حضرت کے سر کے بالون کی کبھی کانون تک کبھی کاندھے تک اور کبھی درمیان کان اور کاندھے کے ہوتی تھی کبھی بالون کو کنارون سر پر چھوڑ دیتے اور کبھی جدا جدا دو حصے کرتے اس طرح کہ بیچ مین ایک خط باریک پیدا ہوتا کہ جسکو ہندی مین مانگ کہتے ہین اور یہ مانگ سنت ابراہیم خلیل اللہ کی ہے اور کبھی دونون طرف دو گیسو چھوڑتے اور کبھی چار چنانچہ حدیث ام ہانی مین آیا ہے کہ جب حضرت مکے مین تشریف لائے چار گیسو چھوڑے تھے اور حضرت کے بالون کا یہ معجزہ تھا کہ جس بیمار کو دھو کر پلاتے شفا ہو جاتی منھ حضرت کا کہ آئینہ خدا نما تھا بہت روشن اور چمکتا تھا گویا سورج اُسمین پھرتا ہے اور حدیثون مین تشبیہ چہرہ مبارک کی بہت چیزون کے ساتھ واقع ہوئی ہے جیسے سورج چاند تلوار آئینہ چودھوین رات کے چاند کا ٹکڑا چاند کا ہالہ مقصود ان سب تشبیہون سے روشنی اور چمک دمک صفائی چہرے کی ہے اور غرض اُس سے فقط سمجھانا ہے ورنہ کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہے کہ اُسکے ساتھ تشبیہ حضرت کے چہرے کی دیجیے پیشانی حضرت کی نورانی اور کشادہ تھی کعب ابن مالک سے روایت ہے کہ جب چین آپ کی پیشانی مین پڑتی ایسا نظر آتا کہ ٹکڑا چاند کا ہے اور خوشبو آپ کی پیشانی سے مشک عنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ آتی تھی چنانچہ عورتین بجائے خوشبو عطر کے آپ کی پیشانی کے پسینے کو بدن مین ملتی تھین حدیث کی کتابون مین لکھا ہے کہ ایک عورت بیمقدور تھی اُسکو اپنی بیٹی کے نکاح کے دن خوشبو میسر نہوئی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اور کئی بوند آپ کی پیشانی کے پسینے کی لیجا کر اُس دولھن کے بدن مین ملی گئی پشت تک اُس دولھن کی اولاد کے بدن مین ویسی ہی خوشبو آتی رہی ابرو حضرت کے پتلے پتلے خمدار بالکل کمان ظاہر مین ملے ہوئے نظر آتے اور حقیقت مین جدا تھے

اور بیچ مین دونون ابرو کے ایک رگ تھی کہ حالت غضب مین نمودار ہوتی اور صورت
خدا کے قہر کی اُس سے نظر آتی آنکھین حضرت کی سرمگین سیاہی اور سفیدی اونکی
بکمال اعتدال اور لال لال ڈورے نہایت خوشنما آنکھین نظر آتے بخاری نے ابن عباسؓ
اور بیہقی نے بی بی عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسا
اُجالے مین یعنی آپ کی نگاہ کا یہ معجزہ تھا اندھیرے اوجالے مین برابر نظر آتا اور آگے
پیچھے سے برابر دیکھتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ آپ مقتدیون سے فرماتے کہ جلدی نکرو مجھ سے
رکوع اور سجدے مین مین تمکو آگے پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون اور قوت بینائی کا یہ حال
تھا کہ حضرت ثریا کے تارے گیارہ یا بارہ گن لیتے اور وقت بنائے مسجد کے مدینے مین کعبے کو
ظاہر کی آنکھون سے دیکھکر سمت قبلہ درست فرمائی پلکین آپ کی دراز مثل سائبان نہایت
زیبا اور بکمال خوشنما تھین اور دراز مژگان حضرت کی پلکون کی تعریف مین آیا ہے گوش
مبارک یعنی کان حضرت کے نہایت مناسب اور بکمال خوبصورت تھے انکا معجزہ یہ تھا
کہ نزدیک اور دور سے برابر سنتے اور حدیث مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
دیکھتا ہون مین اُس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سُنتا ہون مین اُس چیز کو کہ تم نہین
سنتے اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک دن حضرت مجمع صحابہؓ مین بیٹھے تھے یکایک
طرف آسمان کے دیکھکر فرمایا کہ اسوقت مین نے آسمان کے دروازے کھلنے کی آواز
سُنی اور یہ دروازہ آگے کبھی نہین کھلا تھا اور اُس دروازے سے ستر ہزار فرشتے
سورۂ انعام کو ساتھ لیکر اُترے اس مقام سے حضرت کی قوت سننے اور دیکھنے کی معلوم
کیا چاہیے اور حضرت جاگنے اور سونے مین برابر سنتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ آپ نے
فرمایا آنکھین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہے اس سبب سے حضرت کا سونا ناقض
وضو نہ تھا بینی مبارک یعنی ناک حضرت کی بلند اُسپر نور کا ابھار تھا جو کوئی بے تامل دیکھتا
نظر آتا کہ بہت بلند ہے حالانکہ بہت اونچی نتھی وہ بلندی شعاع نور کی تھی جسکے سبب سے
ناک اونچی نظر آتی تھی رخسارے حضرت کے نہایت نرم نازک خوشرنگ زیادہ پھولون سے
اور ایسی آب و تاب اور چمک دمک سے تھے کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تھی ہین

مبارک کشادہ یعنی بہت تنگ نتھا حدیث جابر مین آیا ہے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
فراخ دہان اور خوبی اُسمین یہ کہ کشادگی دہن کی مردون مین عرب والون کو پسند ہے اور
تنگی دہن کی عورتون مین لعاب دہن حضرت کہ جسکو چشمہ معجزات کہتے ہین اور اُسکا یہ معجزہ تھا
کہ جس بیمار کے لگاتے یا کھلاتے بیماری اُسکی دور ہوتی چنانچہ مشہور ہے کہ خیبر کی لڑائی کے دن
حضرت علیؓ کی آنکھین دکھتی تھین حضرت نے اپنے مُنھ کا لعاب اُنکی آنکھون مین لگا دیا
فوراً اچھی ہوگئین اور لڑکون دودھ پینے والونکو حضرتؐ کی خدمت مین لاتے جب حضرت
اپنا لعاب دہن اونکے منھ مین ڈالتے وہ اسقدر سیراب ہوجاتے کہ تمام دن دودھ نہ مانگتے
ایک دن حضرت امام حسنؓ پیاسے تھے حضرت نے اپنی زبان اُنکے منھ مین رکھی اونھون نے اُسکو
چوسا پیاس جاتی رہی اور سارے دن پانی نہ پیا حدیبیہ کے مقام مین ایک کنوان تھا حضرت کا
لشکر جب وہان آیا کثرت پانی بھرنے سے وہ کنوان خشک ہوگیا اور پانی اُسمین باقی نہ رہا بعد
دریافت اِس حال کے حضرت اُس کنوئین پر تشریف لائے اور ایک کلی پانی کی دہن
مبارک سے اُسمین ڈالی برکت آپ کے منھ کی کلی سے ایک ساعت بعد وہ کنوان جوش
مین آیا اور اس قدر کثرت سے پانی ہوا کہ سب آدمیون اور جانورون نے پیا اور
جب تک لشکر وہان رہا ہرگز پانی کم نہوا انسؓ بن مالک کے گھر مین کنوان تھا اُسکا پانی کھاری
تھا انس نے ایک بوند پانی حضرت کے لعاب دہن سے لیکر اُسمین ڈالا وہ کھاری پانی
ایسا میٹھا ہوگیا کہ کسی کنوئین کا پانی اُسکے برابر میٹھا نہ تھا اور معجزے آپکے لعاب دہن کے
بہت سی کتابون مین لکھے ہین دانت حضرت کے کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے
باتین کرنے مین آپ کے دانتون سے نور جھڑتا تھا حدیث مین آیا ہے کہ اگلے دانت
کشادہ تھے اور حکمت کشادگی اُن دانتون مین یہ تھی کہ شعاع تجلیات الٰہی کہ حضرتؐ کے
دل مین جلوہ گر تھی اس راہ سے چہرۂ مبارک پر نور افشان رہے چنانچہ ابن عباسؓ
روایت کرتے ہین کہ جب حضرت ہونٹ کھول کر بات کرتے نظر آتا کہ دو دانتون
اگلے کی کشادگی سے نور نکلتا ہے یہ طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے ہونٹ
حضرت کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کے ہونٹھون سے

تھے کہتے ہین کہ سرخی آپ کے ہونٹون کی عناب بلکہ لعل و یاقوت سے زیادہ تھی
اور عادات شریف سے اکثر اوقات تبسم یعنی مسکرانا تھا اور کثر ضحک لیکن قہقہہ حضرت کا
ہرگز ثابت نہین اور ہمیشہ کشادہ رو اور خندہ پیشانی رہتے تھے بیہقیؒ نے ابو ہریرہ سے
روایت کی ہے کہ جب حضرت ہنستے دیوارین روشن ہو جاتین اور نور آپ کے دانتون کا دیوار پر
ایسا چمکتا جیسے دھوپ سورج کی آواز شریف نہایت خوش اور شیرین تر سب آدمیون کی
آواز سے تھی انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نہین بھیجا خدا نے کسی پیغمبر کو مگر خوشرو اور
خوش آواز اور ہمارے پیغمبر سب پیغمبرون سے زیادہ تر خوشرو اور خوش آواز تھے اور آواز
حضرتؐ کی بے تکلف جاتی تھی اُس جگہ تک جہان کسی کی آواز نہ پہونچی خاص کر خطبہ پڑھتے
مین جو وعظ و نصیحت فرماتے اسقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنے گھر دن مین سنتی تھین
اور ایام حج مین جس وقت منا مین خطبہ پڑھا سب آدمیون نے حضرتؐ کی آواز کو
اپنے اپنے مقام پر سنا کوئی شخص باقی نرہا کہ جسکے کان مین آپ کی آواز نہ پہونچی ہو
باتین حضرت کی ایسی فصاحت بلاغت بھری تھین کہ تعریف انکی اندازہ بیان سے
باہر ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے
درمیان سے باہر نہین گئے اور کوئی فصیح بلیغ ہمارے یہان اور مقام سے نہین آیا
آپ کو اس قدر فصاحت بلاغت کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمعیل
پُرانی ہو گئی تھی جبرئیلؑ میرے پاس اُس زبان کو لائے مین نے اُسکو یاد کر لیا ریش
مبارک حضرت کی بہت گھنی انبوہ کے ساتھ تھی شفائے قاضی عیاض مین لکھا ہے
کہ انبوہ ریش مبارک نے سینہ شریف بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک
مین روایات مختلف ہین تحقیق یہ ہے کہ درازی ریش مبارک مین قدر
معین ثابت نہین اور حضرت کی ریش مبارک کا خضاب بھی ثابت نہین تحقیق یہی ہے
کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا بال حضرت کی داڑھی اور سر کے سترہ یا اٹھارہ
سے زیادہ سفید نہ تھے یہ مقدار قابل خضاب نہین گردن شریف بکمال خوبی
حد اعتدال پر تھی اور صفائی اور آب و تاب سے ایسی چمکتی تھی جیسے چاندی کا ٹکڑا شانے آپکے اونچے

اونچے اور بڑے بال اور دونون مین کچھ جدائی یعنی ملے ہوئے نہ تھے بغل حضرت کی سفید
ہم رنگ بدن تھی اور یہ خواص آپکے سے ہے کس واسطے کہ بغل سب آدمیون کی مائل
بہ سیاہی ہوتی ہے اور حضرت کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تھی سینہ مبارک
چوڑا اور تھوڑا سا اُبھار نہایت خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ تھا شکم مبارک
ہموار اور صاف حدیث اُم ہانی مین آیا ہے کہ دیکھا مین نے حضرت کے پیٹ کو جیسے
تختے کاغذ کے تلے اوپر تہ کیے رکھے ہین یہ کنایہ نہایت نرمی اور صفائی سے
ہے اور حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہے کہ اُسکا حال یہ ہے کہ حضرت کے سینے سے ناف تک
بالونکا ایک خط باریک تھا باقی سینہ اور پیٹ صاف تھا اس خط کو ہندی زبان مین
رومال کہتے ہین اور حدیث مین آیا ہے کہ سوائے اس خط کے چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال
نہ تھا پیٹھ آپ کی جیسے چاندی کی گلی ہوئی یعنی نہایت سفید اور صاف اور برابر جیسے
چاندی کا پترا اور ہڈیان کندھون کی مضبوط اور پر گوشت اور دونون کندھونکے بیچ مین
مہر نبوت اور وہ مہر ایک چیز اُبھری ہوئی اجزائے بدن سے رنگ اور صفائی مین ہمرنگ بدن
اسکو مہر نبوت کہتے تھے حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہے کہ نہین آیا کوئی
پیغمبر مگر علامت اُسکی نبوت کی سیدھے ہاتھ مین تھی لیکن ہمارے پیغمبر کہ نشانی اُنکے
نبوت کی دونون شانون کے بیچ مین تھی اور اُسپر کئی خال اور کئی بال اسطرح سے تھے
کہ صورت حرفون کی اُس سے نظر آتی جیسے لکھا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور بعض روایت مین ہے کہ اُسپر لکھا تھا کہ جسکے معنی یہ ہین خدا اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک
نہین جس طرف تو متوجہ ہو بیشک فتحیاب ہووے گا دونون ہاتھ آپکے دراز
تھے اور درازی ہاتھ کی کمال سخاوت اور بخشش اور قوت اور غلبہ پر دلیل ظاہر ہے
ہتھیلیان پر گوشت اور نرم اور نازک پھیلی پھیلی خوشبودار تھین صحیح بخاری اور صحیح مسلم
مین انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نہین ہاتھ لگایا مین نے دیبا اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو
ہتھیلی حضرت سے اور نہین سونگھا مین نے مشک اور عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبو سے
حضرت سے لکھا ہے کہ جب یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے اُسکا سر خوشبودار ہو جاتا

صحیح مسلم مین روایت ہی کہ ہاتھ لگایا حضرت نے رخسار جابر بن سمرہ کو جابر کہتے ہین کہ پائی
مین نے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اُسکو شیشے عطر سے
اور طبرانی اور بیہقی مین وائل بن حجر سے روایت ہی کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے
پھر سونگھتا ہون اپنے ہاتھ کو پاتا ہون خوشبو زیادہ اور خوشتر بوے مشک سے سعد بن
وقاص سے روایت ہی کہ ایک بار تشریف لائے حضرت میری عیادت کو اور رکھا
دست مبارک میری پیشانی پر پھر مسح کیا میرے مُنھ کو اور سینے کو ہمیشہ پاتا ہون سردی
آپ کے دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت تک مسور بن شداد اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور ہاتھ لگایا مین نے دست مبارک کو
تھا نرم زیادہ ریشم سے اور ٹھنڈھا زیادہ برف سے حدیث مین آیا ہی کہ ایک دن
حضرت نے قتادہ کے مُنھ پر ہاتھ پھیرا اُنکا چہرہ اسقدر روشن ہو گیا کہ عکس ہر چیز کا
اُسمین نظر آنے لگا اونگلیان آپ کے ہاتھون کی دراز اور نہایت خوشنما تھین
معجزات مشہورہ آپ کی اونگلیون سے ہی کہ چاند کو دو ٹکڑے کیا اور سنگریزون نے
آپ کی اونگلیون مین تسبیح کی اور گھائیون سے پانی اُبلا چنانچہ حدیث مین آیا ہی
کہ ایک لوٹے مین ایک وضو کے مقدار پانی تھا اور تین سو آدمی اُسوقت حاضر اور سبکو
حاجت وضو تھی حضرت نے اُس قدر پانی مین ہاتھ اپنا رکھا آپ کی گھائیون سے
پانی نکلتا تھا یہانتک نکلا کہ تین سو آدمیون نے فراغت تمام سے وضو کیا جابرؓ سے
روایت ہی کہ حدیبیہ مین اصحاب پیاسے تھے اور حضرتؐ کی چھاگل مین تھوڑا سا
پانی تھا آپنے دست مبارک اُس مین ڈالا فوراً پانی نے مانند چشمون کے انگلیون سے
اِس قدر جوش مارا کہ ہم سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر کہتے ہین کہ اگر لاکھ آدمی
ہوتے پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تھے قدم شریف کی تعریف مین
اختلاف روایات ہو خلاصہ یہ کہ قدم شریف دراز اور پُر گوشت اور اونگلیان پانو کی
دراز اور پتلی اور اونگلی سبابہ سب اونگلیون مین دراز و خنصر پُر گوشت اوپر سے پانون ڈھلکتے ہوے
کہ اُسپر پانی ٹھہرتا نہ تھا ایڑیان چھوٹی کم گوشت نہایت خوبصورت پنڈلیان باریک پتلی

کم گوشت نرم جنکی تعریف مین آیا ہے جیسے کھجور کا گادھا لنبی چوڑی نہ تھین اس سبب سے
آپ تیز رفتار اور جلد چلتے تھے اور چلنے مین قدم کو قوت سے خوب جما کر رکھتے آگے کو جھکے ہوئے
جیسے اوپر سے تلے کو اُترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار آہستہ رو نرم چال تھے حضرت کے
قدم شریف کا معجزہ جابرؓ روایت کرتے ہین کہ میرے باپ جنگ اُحد مین شہید ہوے قرضدار
یہود کے تھے فقط ایک باغ چھوہارونکا اپنے ملک مین چھوڑا وہ باغ پھلا یہودیون نے
چاہا کہ سارے باغ کا میوہ قرض مین لگا لین مین نے کہا کہ کئی برس کی بہار سے اپنا قرض
ادا کر لین یہودیون نے نہ مانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور تک پہونچا آپنے فرمایا کہ چھوہارے
سب توڑ کر ڈھیر کرو پھر حضرت اُس باغ مین تشریف لائے اُس ڈھیر کے آس پاس
پھر کے قدم شریف اُسپر رکھا اور فرمایا کہ قرضخواہون کو بلا کر اس ڈھیر مین چھوہارے
اُنکے قرض مین دینا شروع کرو جابرؓ کہتے ہین کہ مین اُس ڈھیر مین چھوہارے آپ
ناپ کر دینے لگا حضرت کے قدم کی برکت سے سب قرض اُنکا اُسی ڈھیر سے ادا ہو گیا
اور مین اُس ڈھیر کی طرف دیکھتا تھا کہ وہ ڈھیر جیسا تھا ویسا ہی موجود ہی گویا ایک
چھوہارا بھی اُس سے کم نہوا اور حضرت نہایت باوقار و باتمکین تھے اور تمکنت سے
راہ مین چلتے اور جب چلتے صحابہؓ کو حکم ہوتا کہ آگے چلین اور پیچھا فرشتون کے واسطے
چھوڑ دین یعنی حضرت کے پیچھے فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ نہ دیکھا مین نے کسیکو بہت جلد راہ چلنے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
گویا لپٹی جاتی تھی زمین آپ کے پانون تلے اور ہم سب دوڑتے تھے کہ آپ کے ساتھ چلین
اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور ہرگز اضطراب چلنے مین محسوس نہوتا یہ معجزہ
حضرتؐ کی رفتار کا تھا کہ بہت چلتے اور جلد ہی آپ کے چلنے مین معلوم نہین ہوتی تھی
اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور گٹھا تھا اور سارا بدن آپ کا روشن اور
چمکتا تھا باتفاق کہتے ہین کہ رنگ حضرت کا ابیض ملیح یعنی سفید نمکین تھا ملاحت ایک
وصف ہی کہ بیان مین نہین آسکتی خلاصہ یہ ہے کہ حضرت کا رنگ سفید مخلوط بسرخی تھا
جسکو ہمارے عرف مین گندمی رنگ کہتے ہین یعنی نرا سفید نہ تھا بلکہ سفیدی ملی ہوئی سرخی کے ساتھ

تھی اور یہی مراد ابیض ملیح سے ہی جو حدیث مین وارد ہی حق یہ ہی کہ اختلاط سرخی سے
سفیدی مین ایک ملاحت رنگ مین پیدا ہوتی ہے کہ جسکی دلربائی کو دل ہی جانتا ہی
اور حضرت کے بدن کا نور چاند کے نور سے زیادہ تھا براء بن عازب سے روایت ہی کہ دیکھا
مین نے آپکو چاندنی رات مین ایک حلہ سرخ یعنی دھاری دار پہنے پھر دیکھتا تھا مین حضرت کو
ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی حضرت کا بدن چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خاتمہ جاننا چاہیے کہ حضرت نے وقت پیدا
ہونے کے سجدہ کیا اور کلمہ پڑھا اور رب امتی امتی کہا اور فرشتے آپکے پالنے کو ہلاتے اور جھولا
جھولاتے تھے اور چاند آپکے ساتھ باتین کرتا اور جدھر اشارہ فرماتے اُدھر آجاتا اور آپ کو
جمائی کبھی نہین آئی اور آپکے بدن اور کپڑون پر مکھی کبھی نہین بیٹھی اور آپکے پسینے سے
خوشبو مشک عنبر کی آتی تھی اور وقت پیشاب جا ضرور کے زمین پھٹ جاتی اور بول
براز اُسمین غائب ہو جاتا اور اُس جگہ سے خوشبو مشک کی آتی اور جس سواری پر
آپ سوار ہوتے وہ جانور آپکی سواری تک بعد پیشاب نکرتا اور بادل کا ٹکڑا ہمیشہ
دھوپ کے وقت سر مبارک پر سایہ کرتا اور جب کسی درخت کے تلے بیٹھتے سایہ درخت کا
آپکی طرف پھر جاتا اور حضرت قبر مین زندہ ہین اور نماز پڑھتے ہین اور آپکی قبر پر فرشتے
مقرر ہین کہ جو کوئی آپکے اوپر درود اور سلام بھیجے اُسکو آپکے حضور مین لیجاتے ہین اور
حضرت کے حضور مین عرض کیے جاتے ہین اعمال اُمت کے اور بزرگی حضرت کی یہ ہی کہ خدا نے
قرآن مین آپکی حیات یعنی جان کی قسم کھائی چنانچہ سورہ حجر مین فرمایا لَعَمْرُکَ اِنَّہُمْ لَفِیْ سَکْرَتِہِمْ
یَعْمَہُوْنَ قسم تیری جان کی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین اور اس قسم سے
بڑھکر دوسری قسم اور ہے جو عنوان سورہ لَآ اُقْسِمُ بِہٰذَا الْبَلَدِ مین ظاہر ہے یعنی قسم کھاتا ہون مین
اس شہر یعنی مکے کی مواہب لدنیہ مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ اُنھون نے عرض کی حضرت کی
خدمت مین کہ مجکو قسم ہی اپنے باپ اور مان کی کہ بتحقیق پہونچی فضیلت آپکی پاس خدا کے اس مرتبے کو کہ قسم
کھائی خدا نے آپکی حیات یعنی جان کی نہ حیات اور کسی نبی کی اور پہونچی فضیلت آپکی پاس خدا کے
اس حد کو کہ قسم کھائی خدا نے آپکی خاک پاک کی اور کہا لَآ اُقْسِمُ بِہٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کھاتا شہر کی

کہ عبارت زمین سے ہی کہ اُسپر چلتے ہین قسم کھانا خاک پاکی ہے مسلمانون قسمون سے جو ظاہر
ہوتا ہے اسکو خدا رسول ہی خوب جانتا ہے آپکے فضائل سے ہے کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے
جواب مین پہلے آپنے بلےٰ کہا اور سب سے پہلے آپ پیدا ہوئے ہین اور خدا کو ظاہری آنکھو
دنیا مین آپ ہی نے دیکھا اور پہلے قبر سے قیامت مین آپ اُٹھینگے اور سواری براق و ستر
ہزار فرشتے آپکی جلو مین ہونگے اور داہنی طرف عرش کے کرسی کے اوپر آپ بیٹھینگے اور مقام
محمود سے مشرف ہونگے اور لواء الحمد آپکے ہاتھ مین ہوگا اور حضرت آدم اور سب انبیا
اپنی اپنی اُمتون کے ساتھ اُس جھنڈے کے سائے مین ہونگے اور پہلے پل صراط سے آپ
گذرینگے اور جب حضرت فاطمہؑ آپ کی بیٹی پل صراط پر آوینگی فرشتے پکار کر کہین گے کہ سب
آدمی اپنی آنکھین بند کرین تا کسی نامحرم کی نگاہ آپ کی صاحبزادی پر نہ پڑے اور پہلے
دیدار خدا آپ سے شروع ہوگا اور دروازہ بہشت کا پہلے آپ کھولین گے اور قیامت کے
دن مرتبہ وسیلے سے مشرف ہونگے اور یہ مرتبہ نہایت بلند ہے کسی نبی کو حاصل نہو حقیقت
اجمالی اس مرتبے کی یہ ہی کہ حقتعالی کی طرف سے بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے
المختصر حضرت کے فضائل اور خصائل بہت ہین مسلمانونکو لازم ہے کہ یہ اعتقاد دل سے کرین اور
زبان سے بھی کہتے رہین کہ سب سے بہتر بعد خدا کے رسول خدا ہین شعر یہ بات سچ ہی
کہ آدم سے لیکے تا عیسی ؎ خدا کے بعد بڑے سب سے ہین رسول خدا ؎ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

تمت

ہدیۂ نفحۂ قدم میلاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا ایہا الذین آمنوا صلوا علی النبی المجاز

۱۲۹۰ درود سبب آغاز ۱۲۹۰

[illegible]

رود منیاق — دہ ازل — جوی سادہ — ذکر محبوب خدا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین اوپر نبی کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اوسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنے کے طور کا

[illegible]

دولت دنیا — رافع عز — الصلوۃ — ۱۳۰۲ — ہجری

خاتمۃ الطبع للہ الحمد والمنۃ کہ یہ رسالہ میلاد شریف بہا سلریا افاضت وافادت ہم با سبھی خدا کی رحمت مصنفہ افضل الفضلا مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب رحمہ اللہ جو اس سے پیشتر ایسے عام فہم مولود شریف دیکھنے میں نہیں آئے مطبع منشی نولکشور کانپور مین بسرپرستی معلی القاب عالی جناب منشی پراگ نراین صاحب راے بہادر مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام منشی بھگوندیال صاحب مینجر بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ع چوتھی مرتبہ چھپا

نام کتاب	نام کتاب
مہر نبوت - از نواب محمد مردان علیخان - **ریاض الاربعین** - معروف بہ نجات المسلمین بانتر جمہ اردو مولفہ شیخ عبد اللہ صاحب ولد محمد یوسف صاحب - **ناصر الابرار** - در مناقب اہلبیت اطہار از تصنیف مولوی حکیم محمد ناصر علی صاحب غیاث پوری کہ جسمین حالات آیات قرآنی جو خاص حضرات اہلبیت کی شان پاک مین نازل ہوئین مع دیگر سوانح مفصل مرقوم ہین - **رموز القرآن** - اوقات قرآن کا بیان **آثار محشر** منظوم ذکر علامات قیامت - **صبح کا ستارہ** - حالات قیامت و بہشت و دوزخ از مولوی عباس علی - **قیامت نامہ و بہشت نامہ** - از مولوی فیاض الحق - **قیامت نامہ** - مسمے بہ آئینہ نشور از مولوی شمس الدین احمد - **تحفۂ درود** - ملقب بہ خیر الکلام از مولوی منظور احمد - **رسالہ کسب الانبیا** - از مولوی ظہور الحق **مجموعۂ توشۂ عقبےٰ** - در وظائف اسماء الٰہی و اسماے رسالت پناہی مذہب امامیہ -	**مجموعۂ نود و نہ نام باریتعالیٰ** - شامل چھہ رسالہ (۱) دعاے مغنی (۲) قصیدہ بردہ (۳) قصیدۂ بانت سعاد (۴) قصیدۂ غوثیہ (دعاے سریانی (۶) قصیدۂ حضرت یونس علیہ السلام - **انوار محمدی** - مع نقشۂ شجرۂ فرق قدریہ وجبریہ وغیرہ از مولوی محمد امیر اکبر آبادی - **شرح چہل حدیث** - از مولوی امیر علی - **فالنامہ یوسفی** - مولفہ منشی محمد یوسف **مولد حسنین** - ولادت سبطین مولفہ محمد یوسف علی شاہ چشتی - **خمسۂ اقبالیہ** - مع شجرہ مولفہ سید اقبال علی خان مطبوعہ غیر در باب حالات پنجتن پاک کے - **ہدیۂ اقبالیہ** - مولفہ سید اقبال علیخان مطبوعہ غیر مشتمل انتخاب احادیث دینیہ - **میلاد شریف** - موسوم بہ مدح پیغمبر از مرزا علی خان متخلص بہ بہار - **مجموعۂ وفات نامہ** - شامل پانچ رسالہ (۱) وفات نامہ (۲) قصیدۂ نعتیہ - (۳) قصۂ حضرت بلال (۴) قصہ حضرت دائی حلیمہ (۵) حلیہ شریف معروف

نام کتاب

پر نبوت نامہ۔

مولد شریف شہید۔ واضح قلم مصنفہ مولوی غلام امام شہید الہ آبادی کاغذ سفید وخانی۔

ایضاً متوسط قلم حسب مراتب بالا کاغذ سفید وخانی۔

تاریخ احمدی۔ انتخاب حدیث صحیح بخاری صحیح مسلم حاکم مستدرک شرح السنۃ بیہقی بحر العلوم امام [illegible] شرح وقائق [illegible] ابن جوزی محدث [illegible] اشعۃ اللمعات مظاہر حق مصباح النبوۃ مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب ریاض الازہار وغیرہ سے محمد سراج الیقین نے بعمدگی تمام کیا ہے کاغذ سفید۔

مولد شریف عزیزیہ۔ از حافظ عبد العزیز

مولد شریف جدیدیہ۔ از مولوی احمد خان صوفی۔

زیور ایمان مولد شریف۔ عورات و مستورات کی زبان مین از مولوی محمد انوار علی

مجموعہ اوراد مستند۔ عربی وظائف و شمائل

مولد رسالہ مرتبہ مولوی محمد عبد العزیز خان۔

سفرنامہ حجاز۔ از حاجی مرزا عرفان علی بیگ

نام کتاب

صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ حال بستی۔

حدائق الحنفیہ۔ مصنفہ جناب مولوی حافظ فقیر محمد صاحب جسمین بعد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرھوین صدی تک کے زمانہ مین جسقدر فقہا اور علما گذرے ہین نام بنام سب کے حالات مشعر مولد اور مسکن اور مختصر سوانح عمری اور کیفیت تلمذ وقائع ہدایت وغیرہ وغیرہ بہ تفصیل مرقوم ہین۔

مظہر المیلاد مولد شریف منظوم از شیخ زبیر علی متخلص عاقل۔

شمس الضحیٰ فی میلاد المصطفےٰ۔ مولد شریف از مولوی نجیب اللہ۔

نسب نامہ رسول مقبول۔ حالت بعثت سے وفات مبارک تک کاغذ سفید وخانی۔

نور نامہ شمائل نامہ۔ نور محمدی اور شمائل کا ذکر از مولوی عبد اللہ۔

رسالہ زبدۃ الاذکار۔ از مولوی سید غلام حیدر صاحب گوپاموی دربیان مولد شریف سید ابرار۔

عادت الانسان فی آخرۃ الایمان مصنفہ حاجی محمد اراب اللہ صاحب۔